مَرکزُ الاِقتِصادِ الاِسلامی
Islamic Economics Centre
دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
www.iecdawateislami.com

# بالوں میں لگانے کے لئے بلیک کلر بیچنا کیسا؟

ریفرینس نمبر:IEC-599 تاریخ:15-11-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میری Cosmetics کی دکان ہے، میرے پاس بالوں میں لگانے کے لیے مختلف طرح کے کلر ہیں، ان میں سے ایک کلر بلیک بھی ہے۔ مجھے پوچھنا یہ تھا کہ کالے کلر کے حوالے سے میں نے سنا تھا کہ یہ لگانا، جائز نہیں ہے، لیکن میرے پاس کالا کلر بھی ہے اور مرد و عورت بلیک کلر کو بالوں میں لگانے کے لیے ہی لے جاتے ہیں تو کیا میرا کالے کلر کو بیچنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

بالوں میں کالا کلر لگانا حالتِ جہاد کے علاوہ مطلقاً ناجائز و حرام ہے، احادیثِ مبارکہ میں اس کی سخت وعیدیں آئی ہیں۔ یہ ممانعت **مرد و عورت دونوں کے لیے ہے**، لہٰذا مرد اپنے سر یا داڑھی کے بالوں میں کالا کلر لگائے **یا پھر عورت اپنے بالوں میں کالا کلر لگائے**، یہ عمل جائز نہیں۔

شریعتِ مطہرہ کا ایک بنیادی اصول ہے کہ ہر وہ چیز جو ناجائز کام کی طرف لے جانے میں متعین ہو یا جس کا مقصودِ اعظم ہی گناہ کا حصول ہو، اس کی خرید و فروخت جائز نہیں، کہ یہ گناہ پر معاونت کرنا ہے اور قرآن پاک میں گناہ پر معاونت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ عمومی حالات میں کالے کلر کا استعمال ناجائز طور پر ہی ہوتا ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں آپ کا کالا کلر فروخت کرنا، جائز نہیں۔

**سیاہ خضاب کی ممانعت پر** معتبر کتبِ احادیث میں حدیثِ پاک موجود ہے۔ چنانچہ مشکوۃ شریف کی روایت میں ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم فی آخر الزمان یخضبون بھذا السواد کحواصل الحمام لا یجدون رائحۃ الجنۃ" ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آخر زمانے میں کچھ لوگ سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتروں کے پوٹے، وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھیں گے۔

**(مشکوۃ المصابیح، جلد 2، صفحہ 1265، مطبوعہ المکتب الاسلامی، بیروت)**

اس حدیث پاک کے تحت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''اس حدیث سے صراحۃً معلوم ہوا کہ **سیاہ خضاب حرام ہے خواہ سر میں لگائے یا داڑھی میں، مرد لگائے یا عورت۔**''

**(مرآۃ المناجیح، جلد06، صفحہ155، نعیمی کتب خانہ گجرات)**

گناہ پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو، چنانچہ اللہ رب العزت قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: ''وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ'' ترجمہ کنزالایمان: گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

**(پارہ06، سورہ مائدہ، آیت02)**

اس آیت کے تحت امام ابو بکر احمد الجصاص علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ''﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ نهى عن معاونة غيرنا على معاصى الله تعالى'' ترجمہ: آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں میں دوسرے کی مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

**(احکام القرآن، جلد2، صفحہ381، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ، بیروت)**

**مرد و عورت دونوں کے لیے سیاہ خضاب کا استعمال حرام ہے،** اس کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے: ''سیاہ خضاب مطلقاً حرام ہے۔۔۔ امام محمود علیہ الرحمہ فتاوی ذخیرہ میں فرماتے ہیں: الخضاب بالسواد للغزو ليكون اهيب فى عين العدو محمود باتفاق جہاد میں سیاہ خضاب کی اجازت ہے تاکہ دشمن کی نگاہ میں بارعب اور ہیبت ناک ہو جائے اور یہ بالاتفاق اچھا ہے۔۔۔ عورت زیادہ اس کی محتاج ہے کہ شوہر کی نگاہ میں آراستہ ہو جب اس کے لئے یہ امور تغیر خلق اللہ کے سبب حرام و موجب لعنت ہوئے تو مرد پر بدرجہ اولیٰ۔''

**(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ492تا494، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور، ملتقطا)**

**جس چیز کے عین کے ساتھ معصیت قائم ہو، اُسے بیچنے کے متعلق در مختار میں ہے:** ''قلت: وأفاد كلامهم أن ما قامت المعصية بعينه يكره بيعه تحريما'' ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ ان فقہاء کا کلام اس بات کا فائدہ دیتا ہے کہ **جس چیز کے عین کے ساتھ معصیت قائم ہو، اسے بیچنا مکروہ تحریمی ہے۔**

**(در مختار، جلد6، صفحہ409، مطبوعہ کوئٹہ)**

**جس چیز کا مقصودِ اعظم ہی گناہ کا حصول ہو، اسے بیچنے کے متعلق** جد الممتار میں ہے: ''ما كان مقصوده الاعظم تحصيل معصية معاذ الله تعالى كان شراؤه دليلا واضحا على ذلك القصد فيكون بيعه

اعانة علی المعصیة"ترجمہ: **جس شے کا مقصودِ اعظم ہی گناہ کا حصول ہو معاذ اللہ تعالیٰ، تو اس کا خریدنا گناہ کے قصد پر واضح دلیل ہے، لہٰذا اس شے کا بیچنا گناہ پر مدد کرنا ہے۔**

**(جد الممتار، جلد7، صفحہ76، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

**جن چیزوں کا استعمال ناجائز ہے ان کا بیچنا بھی جائز نہیں۔** چنانچہ الدر المنتقیٰ میں ہے: "واعلم أن ما حرم لبسه أو شربه حرم إلباسه وإشرابه بل فی شرح الوهبانية متى ثبت كراهة لبس خاتم مثلاً ثبت كراهة بيعها وصيغها لما فيه من الإعانة على ما لا يجوز وكل ما أدى إلى ما لا يجوز لا يجوز"

ترجمہ: اور یہ بات جان لیں کہ جس چیز کا پہننا اور پینا حرام ہو اس چیز کا پہنانا اور پلانا بھی حرام ہوتا ہے بلکہ شرح وہبانیہ میں یہاں تک ہے کہ مثال کے طور پر جب انگوٹھی پہننے کی **کراہت ثابت ہو گئی تو اس کے بیچنے اور بنانے کی بھی کراہت ثابت ہو گئی کیونکہ اس میں ناجائز چیز پر معاونت کرنا ہے** اور ہر وہ چیز جو ناجائز بات کی طرف لے جائے وہ بھی ناجائز ہوتی ہے۔

**(الدر المنتقی، جلد04، صفحہ199، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)**

فتاویٰ رضویہ میں سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: "یہ اصل کلی یاد رکھنے کی ہے کہ بہت جگہ کام دے گی۔ جس چیز کا بنانا ناجائز ہو گا اسے خریدنا، کام میں لانا بھی ممنوع ہو گا اور جس کا خریدنا، کام میں لانا منع نہ ہو گا اس کا بنانا بھی ناجائز نہ ہو گا۔"

**(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ465، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)**

بہار شریعت میں ہے: "افیون وغیرہ جس کا کھانا ناجائز ہے ایسوں کے ہاتھ فروخت کرنا جو کھاتے ہیں ناجائز ہے کہ اس میں گناہ پر اعانت ہے۔"

**(بہار شریعت، جلد3، صفحہ481، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

**واللہ اعلم** عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

**کتبـــــــــــہ**

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

23جمادی الاولی1446ھ/15نومبر2025ء



نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جا سکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی(Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com